DARUL IFTA

دارالافتاء

Jamia Farooqia Karachi

جامعه فاروقیه کراچی

Postal Address: Shah Faisal Colony – 4, Karachi – 75230, Pakistan Tel: +92 21 34571132 – 34573865 Website: www.farooqia.com Email: darulifta@farooqia.com

تاریخ: ۱۸/۱۰-۳-۴۵ھ	فتوی نمبر: ۱۸۰/۲۶۳-۲۶۷	مجیب:
سائل:	ای میل:	
عنوان:		

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔

الف۔ مردوں کے اگر بال لمبے ہوں تو کیا وہ اپنے بال باندھ سکتے ہیں؟ اور اگر مرد اپنے بال باندھ سکتے ہیں تو کس انداز میں باندھ سکتے ہیں؟ اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

ب۔ حضور ﷺ کے بالوں کے باندھنے کے بارے میں جو مندرجہ ذیل روایت ہے۔ اسکی ذرا وضاحت مطلوب ہے۔ حضور ﷺ کا بال باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟ نیز حضور ﷺ بال کس انداز میں باندھتے تھے؟

قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

(سنن ابوداؤد 4191)

ج۔ صحابہؓ کے اپنے لمبے بالوں کے باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟

۲۔

الف۔ عورتوں کے لیے کیا ہر حال میں سر کے اوپر جوڑا باندھنا جائز نہیں؟ یا اس بارے میں کچھ استثناء موجود ہے؟ کیا صرف کفار یا فساق کے مشابہہ انداز میں جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ یا مطلقا سر کے اوپر جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:

"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا"

(صحیح مسلم 2128)

ب۔ گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے عورتیں گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہیں؟

کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟

1۔اگرانہوں نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟

2 ۔اگرانہوں نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیے ہوں؟

۳۔ایک فیمیل اسکن ڈاکٹر کے گردن میں پانچ چھ سالوں سے جلد/اسکین الرجی ہے۔جب سر کے بال گردن پر اس جگہ پر لگتے/ٹچ ہوتے ہیں تو یہ الرجی اور زیادہ ہو جاتی ہے اور بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔یہ عورت خود اسکن ڈاکٹر ہے اسکو خود پتا ہے کہ یہ الرجی بالوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

اب کیا یہ عورت گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہے کہ اسکے بال اسکے گردن پر اس مخصوص جگہ پر ٹچ نہ ہو؟

کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟

1۔اگر اس عورت نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟

2۔اگر اس عورت نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیے ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

(الف)۔۔۔مردوں کے لیے عورتوں کی طرح بال باندھنا مکروہ ہے،اس طور پر باندھنے کی گنجائش ہے کہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

(ب)۔۔۔مردوں کے لیے عورتوں کی طرح مینڈیاں مکروہ ہیں،اس حدیث میں مینڈیوں سے وہی مراد لی جائیں جس میں تشبہ نہ ہو کہ تشبہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ممانعت فرمائی ہے (شمائل ترمذی مع خصائل نبوی،ص:46،ط:بشری)

(ج)۔۔۔بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بالوں کا باندھنا ثابت ہے،چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو دورانِ نماز مینڈیوں سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا تھا،اس روایت کے تحت عمدۃ القاری کے اندر مینڈیوں کے سنت ہونے پر استدلال کیا ہے۔

(3،2)۔۔۔ بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر باندھنا ناجائز ہے، چاہے کسی بھی چیز کے ذریعے انہیں باندھا جائے، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، حاصل یہ کہ اس وعید میں وہ عورتیں داخل ہوں گی، جو بالوں کو لپیٹ کر سر پر باندھ لیتی ہیں، جس کی وجہ سے بال بہت معلوم ہوتے ہیں، اور اس کا مقصد بھی اجنبیوں کو دکھانا ہو، باقی وہ خواتین جو گھروں میں کام کاج کے دوران بالوں کا جوڑا باندھ لیتی ہیں، اور ان کا یہ فعل کام کاج میں سہولت کے لیے یا کسی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے، تو یہ خواتین اس وعید کا مصداق نہیں، البتہ سر کے پچھلے حصے پر بال جمع کرنا جائز بلکہ حالتِ نماز میں افضل ہے، اس لئے کہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔

لما في عمدة القاري لشرح الصحيح البخاري:

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا الفضل بن عنبسة،أخبرنا هشيم،أخبرنا أبو بشر.

(ح) وحدثنا قتيبة، حدثنا هشيم، عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: بت ليلة عند ميمونة بنت الحارث خالتي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم، عندها في ليلتها،

قال: فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت عن يساره، قال: فأخذ بذؤابتي فجعلني عن يمينه.-- فإن قلت: ما الفائدة في هذا الحديث؟ قلت: فيه فائدتان: الأولى: تقريره صلى الله عليه وسلم على اتخاذ الذؤابة.

(كتاب اللباس،باب الذوائب:22/ 88،ط:دار الكتب العلمية)

وفي الأشباه والنظائر:

الأصل في الأشياء الإباحة عند بعض الحنفية، ومنهم الكرخي، و قال بعض أصحاب الحديث : الأصل فيها الحظر، وقال أصحابنا : الأصل فيها التوقف، بمعنى: أنه لا بد لها من حكم، لكننا لم نقف عليه بالفعل، انتهى. وفي الهداية: من فصل الحداد:أن الإباحة أصل، انتهى .

(القائدة الثالثة:اليقين لايزول بالشك،رقم القاعدة:1،440/ 209،ط:إدارة القرآن)

وفي تكملة فتح الملهم:

قوله:رؤوسهن كأسنمة البخت الأسنمة جمع سنام والبخت جمع بختي(بضم الباء وسكون الخاء)وهي جمال طوال الأعناق كما في النهاية لإبن الاثير قال النووي:ومعنى رؤوسهن كأسنمة البخت أن يكبرنها ويعظمنها بلف عمامة أو

(جاری ہے۔۔۔)

جامعة فاروقية دار الافتاء

عصابة أو نحوها قلت وقد ظهرت في عصرنا نساءيعقدن شعورهن المسترسلة على أقفيتهن أو في أوساط رؤوسهن بما يشابه سنام البعير سواء كأن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقع من النساء ما أخبر به قبل أربعة عشر قرنا.

(كتاب اللباس والزينة،باب النهي عن التزوير:4/ 201،ط:دار العلوم كراتشي)

وفي مرقاة المفاتيح:

واللفظة معربة،أي:يعظمنها ويكبرنها بلف عصابة ونحوها، وقيل:يطمحن إلى الرجال،لا يغضضن من أبصارهن ولا ينكسن رؤوسهن.

(كتاب الديات،باب مالا يضمن من الجنايات،الفصل الأول:

وفي الهندية:

في غريب الرواية: يرخص للمرأة كشف الرأس في منزلها وحدها،فأولى أن يجوز لها لبس خمار رقيق يصف ما تحته عند محارمها، كذا في القنية.

(كتاب الكراهية،الباب التاسع:في اللبس:5/ 386،ط:دار الفكر)فقط.

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:جريرأحمدغفرله

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

24/ 2/ 45ھ11/ 9/ 23ء

الجواب صحيح

۲۵/ ۲/ ۱۴۴۵ھ

الجواب صحيح

۲۵/ ۲/ ۱۴۴۵ھ